سوال

کیا تیمم والا شخص وضوء کرنے والوں کی امامت کروا سکتا ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

تیمم کرنے والے شخص کے لیے وضوء کرنے والوں، اور وضوء کرنے والے کی تیمم کرنے والوں کی امامت کرانی جائز ہے، اور مسح کرنے والا پاؤں دھونے والوں، اور پاؤں دھونے والا مسح کرنے والوں کی امامت کروا سکتا ہے؛ کیونکہ جتنے بھی ہم نے بیان کیے ہیں سب نے اپنے اوپر فرض کردہ کی ادائیگی کی ہے اور ان میں کوئی ایک بھی دوسرے سے زیادہ طاہر نہیں، اور نہ ہی ایک کی دوسرے سے نماز زیادہ مکمل ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا وقت ہونے پر یہ تو حکم دیا ہے کہ ان کی امامت قرآن زیادہ پڑھا ہوا شخص کروائے، اس کے علاوہ اور کچھ مخصوص نہیں کیا

اور اگر یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ذکر کیا ہے اس کے علاوہ کچھ اور واجب ہوتا تو وہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بیان فرماتے، حاشا و کلا اس میں کبھی سستی نہ کرتے

امام ابو حنیفہ، ابو یوسف، زفر، سفیا، شافعی، داود، احمد، اسحاق، ابو ثور رحمہم اللہ کا یہی قول ہے، اور ابن عباس، عمار بن یاسر، اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی ایک جماعت سے یہی مروی ہے

اور سعید بن مسیب، حسن، عطاء، زھری، حماد بن ابی سلیمان رحمہم اللہ کا بھی قول یہی ہے

علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے اس کی ممانعت مروی ہے، ان کا کہنا ہے :

" تیمم کرنے والا شخص وضوء کرنے والوں، اور مقید شخص آزاد لوگوں کی امامت نہ کروائے "

اور ربیعہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

جنابت کی بنا پر تیمم کرنے والا شخص اپنے جیسے کی امامت کروا سکتا ہے، اس کے علاوہ کسی کی نہ کروائے یحیی بن سعید انصاری کا بھی ایسے ہی کہتے ہیں

اور محمد بن حسن اور حسن حی کہتے ہیں : وہ ان کی امامت نہ کروائے

اور امام مالک، عبید اللہ بن حسن نے ان کی امام کرانا مکروہ کہا ہے، لیکن اگر وہ کروائے تو ہو جائیگی

اوزاعی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اگر ان کا امیر ہو تو پھر کروا سکتا ہے

علی یعنی ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اس کی ممانعت یا کراہت کی قرآن وسنت میں کوئی دلیل نہیں ملتی اور نہ ہی اجماع اور قیاس میں اس کی دلیل ہے، اور اسی طرح تقسیم کرنے والوں کی تقسیم کی دلیل

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے

دیکھیں : المحلی ابن حزم (368-367/1)

21564